مسافر کے لیے تراویح اور دیگر سنتیں چھوڑنے کا حکم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Book-148

تاریخ اجراء: 21جمادی الثانی1437ھ/31مارچ2016ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم جس جگہ کام کرتے ہیں وہ جگہ کراچی سے تین سو کلو میٹر دور واقع ہے اور آس پاس کوئی مستقل آبادی بھی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی باقاعدہ مسجد ہے، یہ جگہ بھٹ کا پہاڑی سلسلہ کہلاتا ہے اور اس کے قریب کوئی شہر یا بڑی آبادی نہیں، البتہ 45 کلو میٹر کے فاصلے پر سہون شریف واقع ہے۔ کمپنی کے اندر دو جگہیں نماز کے لیے مخصوص کی ہوئی ہیں، جن میں سے ایک کو مستقبل میں باقاعدہ مسجد بنانے کا ارادہ ہے، ان دونوں جگہوں پر پنج وقتہ نماز ادا کی جاتی ہے اور ایک جگہ پر جمعہ کی نماز بھی ادا کی جاتی ہے۔ ہماری ڈیوٹی کا شیڈول کچھ اس طرح ہوتا ہے کہ ہمیں چودہ دن سائٹ پر رہنا ہوتا ہے اور چودہ دن ہم فیلڈ بریک پر گھر آجاتے ہیں، لیکن کبھی کبھار طے شدہ پروگرام کے تحت اور کبھی ایمرجنسی میں سائٹ پر چودہ دن سے زیادہ بھی رکنا پڑتا ہے۔ ہماری آمد ورفت اکثر ہوائی جہاز کے ذریعے ہوتی ہے۔

جہاں ہماری رہائش کا انتظام کیا گیا ہے، وہ ہائی کلاس سٹینڈرڈ کے مطابق ہے اور ہر طرح کی بنیادی سہولیات ہمیں میسر ہیں، ہمارا ضروری سامان وہیں رکھا رہتا ہے۔ اس کمپنی میں تقریباً ڈیڑھ سو ملازمین مذکورہ طریقے کے مطابق کام کرتے ہیں، جبکہ پینتیس سے چالیس افراد وہاں مستقل رہائش پذیر ملازم ہیں، جو چند مخصوص ایام میں ہی چھٹی پر گھر جاتے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ جگہ ہر ایک کے گھر سے شرعی سفر یعنی تقریباً92 کلو میٹر سے زائد فاصلے پر واقع ہے، لہٰذا مذکورہ صورتِ حال کے پیشِ نظر درج ذیل اُمور میں رہنمائی فرمادیں:

(1) کیا ہمیں تراویح اور دیگر سنتیں چھوڑنے کی اجازت ہوگی؟

(2) مذکورہ فیکٹری میں جمعہ کی ادائیگی کا کیا حکم ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(1) فیکٹری میں اگرچہ آپ مسافر ہیں مگر حالتِ امن و قرار میں ہوتے ہیں، اس لیے وہاں تراویح اور دیگر سنتیں ادا کرنے کا معمول بنائیں، کیونکہ سنتیں فرائض کی تکمیل کے لیے مشروع ہوئی ہیں اور مسافر کو بھی فرض کو مکمل کرنے کی حاجت ہے۔

بحر الرائق میں ہے: ”واختلفوا في ترك السنن في السفر فقيل: الأفضل هو الترك ترخيصا وقيل الفعل تقربا وقال الهندواني: الفعل حال النزول والترك حال السير، وقيل يصلي سنة الفجر خاصة، وقيل سنة المغرب أيضا، وفي التجنيس والمختار أنه إن كان حال أمن وقرار يأتي بها لأنها شرعت مكملات والمسافر إليه محتاج وإن كان حال خوف لا يأتي بها لأنه ترك بعذر“ ترجمہ: سفر کی حالت میں سنتیں چھوڑنے میں علما کا اختلاف ہے، ایک قول یہ ہے کہ رخصت کے طور پر ترک کرنا افضل ہے اور ایک یہ ہے کہ نیکی اور قربِ الٰہی کا ذریعہ ہونے کی وجہ سے سنتیں ادا کرنا افضل ہے اور امام ہندوانی رَحِمَہُ اللہُ نے فرمایا کہ جب سفر نہ کر رہے ہوں، تو ادا کریں اور جب سفر کر رہے ہوں، تو چھوڑ دیں اور ایک قول کے مطابق بالخصوص فجر کی سنتیں ادا کرے گا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مغرب کی سنتیں بھی ادا کرے گا، اور تجنیس میں ہے کہ مختار قول یہ ہے کہ اگر امن و قرار کی حالت میں ہے، تو سنتیں ادا کرے، کیونکہ سنتیں فرض کی تکمیل کے لیے مشروع ہیں اور مسافر بھی فرض کی تکمیل کا محتاج ہے اور اگر (سواری نکل جانے کا) خوف ہو تو ادا نہ کرے، کیونکہ یہاں عذر کی وجہ سے سنت کو ترک کیا ہے۔ (بحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب المسافر، جلد2، صفحہ 229-230، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ امجدیہ میں بحالتِ سفر سنتیں ادا کرنے کے متعلق حکم لکھنے کے بعد فرماتے ہیں: ”یہ حکم سنتِ فجر کے غیر کا ہے اور سنتِ فجر چونکہ قریب بوجوب ہے، لہٰذا سفر کی وجہ سے اس کے ترک کی اجازت نہیں اور بعض ائمہ کا قول یہ بھی ہے کہ مغرب کی سنتیں بھی ترک نہ کرے، کیونکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سفر و حضر کہیں بھی اس کو ترک نہیں کیا ہے۔“ (فتاوی امجدیہ، جلد1، صفحہ 284، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی)

(2) فیکٹری کے اندر جمعہ ادا کرنا متعدد اعتبارات کی بنا پر درست نہیں، مثلاً: ادائے جمعہ کے لیے شرط ہے کہ شہر میں ہو اور فیکٹری شہر میں نہیں ہے، اسی طرح فیکٹری میں اذنِ عام نہیں ہوتا یعنی ایسا نہیں ہوتا، کہ جو نماز ادا کرنا چاہے وہ ادا کر لے، بلکہ مخصوص افراد جو وہاں کے ملازم ہوتے ہیں، صرف انہی کو جمعہ ادا کرنے کی اجازت ہوتی ہے،

جو کہ جمعہ قائم کرنے کی شرائط میں سے ہے، ہاں جو عوام وہاں جمعہ کی نماز ادا کرتی ہے، انہیں جمعہ ادا کرنے سے نہ روکا جائے کہ عوام جس طرح بھی اللہ کا نام لیں غنیمت ہے۔

امام حاکم شہید رحمۃ اللہ علیہ کافی میں فرماتے ہیں: ”فأما الشرائط في غير المصلي لأداء الجمعة فستة المصر والوقت والخطبة والجماعة والسلطان والإذن العام“ ترجمہ: جہاں نمازِ جمعہ ادا کی جاتی ہے، اس کے علاوہ کسی جگہ جمعہ پڑھنے کی چھ شرطیں ہیں، شہر ہونا، وقت، خطبہ، جماعت، سلطان اور اذنِ عام ہونا۔ (فتاوی رضویہ، جلد 20، صفحہ 454،453، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

امام شمس الائمہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”والإذن العام من شرائطها حتى أن السلطان إذا صلى بحشمه فى قصره فإن فتح باب القصر وأذن للناس إذنا عاما جازت صلاته شهدها العامة أو لم يشهدوها وإن لم يفتح باب قصره ولم يأذن لهم فى الدخول لا يجزئه“ ترجمہ: جمعہ کی ادائیگی کی شرائط میں سے اذنِ عام ہونا ہے یہاں تک کہ اگر سلطان اپنی جاہ و حشمت کے ساتھ اپنے محل میں جمعہ ادا کرتا ہے، تو اگر اس نے دروازہ کھول دیا اور لوگوں کو آنے کی عام اجازت دے دی، تو اس کی نماز ہو جائے گی، لوگ آئیں یا نہ آئیں۔ اور اگر اس نے محل کا دروازہ نہ کھولا، نہ انہیں داخل ہونے کی اجازت دی تو اس کا جمعہ نہیں ہوا۔ (المبسوط للسرخسی، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجمعۃ، جلد 2، صفحہ 27، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی)

فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”جمعہ و عیدین دیہات میں ناجائز ہیں اور ان کا پڑھنا گناہ، مگر جاہل عوام اگر پڑھتے ہوں، تو ان کو منع کرنے کی ضرورت نہیں کہ عوام جس طرح اللہ و رسول کا نام لے لیں غنیمت۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 8، صفحہ 387، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net